R + UNIQUE SYSTEMS
We are solution provider
Office# 16 1st floor sethi plaza, Sialkot
Phone # 052-4600101/4600202

البتہ تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔(القران)

مسلسل اشاعت کے 17 سال جون۔جولائی 2020

ماہنامہ بالتحقیق

www.bitehqeeq.com

چیف ایڈیٹر: سید رضا اللہ شاہ جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 2

سیالکوٹ کا ایک اور اعزاز ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر ناصر محمود بشیر اور ڈسرکٹ پولیس آفیسر کیپٹن ریٹائرڈ مستنصر فیروز کی قیادت میں متعدد سرکاری اداروں کا ISO 9001:2015 سرٹیفکیشن کا حصول

SHO نعمان احمد سیالکوٹ کینٹ

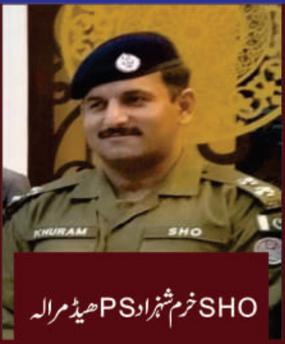
SHO خرم شہزاد PS ھیڈ مرالہ

مرزا محدث بیگ سب انسپکٹر

راناصہیب Asst. Manager Operations and Acting. Manager Communication(SWMC)

میر محمد نواز Additional Deputy Commissioner Revenue

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS

THE KNOWLEDGE SCHOOL
IQBAL CAMPUS
Daska Road Opposite Punjab College Haji Pura Sialkot. Phone 052-3574545

سید رضا اللہ شاہ نے جانشین پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر آفس ١٦ سے شائع کیا۔

اداریہ

سیالکوٹ میں انتظامیہ کا کام کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اداروں کی ISO 9001:2015 سرٹیفیکیشن

شہر اقبال سیالکوٹ جس نے دوسروں کے لیے بہت سی اچھی مثالیں چھوڑی ہیں۔ اپنی مدد آپ کے تحت ائیرپورٹ اور ائیرلائن جیسے منصوبے شروع کیئے ہیں۔ یہاں کے صنعتکار دنیا بھر میں مختلف اشیاء برآمد کر کے نہ صرف ملک عزیز کے لیئے اچھا خاصہ زرمبادلہ کما رہے ہیں بلکہ لاکھوں لوگوں کے روزگار کا بھی ذریعہ ہیں۔ چونکہ اِن صنعتکاروں کو بین الاقوامی منڈیوں میں کام کرنا ہوتا ہے۔ اِس لیئے اِن کو بہت سے بین الاقوامی معیار بھی پورے کرنے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں ISO 9001:2015 سرٹیفائید کمپنیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس سے ایک طرف تو بین الاقوامی گاہکوں کے اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسری طرف صنعت کے کام کرنے کے طریقہ کار میں بھی بہتری آتی ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ اب سیالکوٹ کے سرکاری اداروں نے بھی اپنے نظام کو عالمی معیار کے مطابق بنانے کے لیئے ISO 9001:2015 سرٹیفیکیشن کے حصول کے لیئے اقدامات شروع کر دیئے ہیں اِن مثبت اقدامات کا سہرہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ ڈاکٹر ناصر محمود بشیر اور ڈسٹرکٹ پولیس آفسر کیپٹن ریٹائر مستنصر فیروز کے سر ہے۔ اِن دونوں کی زیرِقیادت رجسٹری برانچ ڈی سی آفس اور ہیلپ لائن 1139 سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی، پولیس اسٹیشن کینٹ اور پولیس خدمت مرکز ISO 9001:2015 سرٹیفیکیشن حاصل کر چکے ہیں۔ اور متعدد دیگر ادارے اِس کے حصول کے لیئے کوشاں ہیں۔ بلاشبہ شہر اقبال کا یہ ایک عظیم کارنامہ ہے۔ جس میں سیالکوٹ دوسرے شہروں کے حکومتی اداروں سے سبقت لے گیا ہے۔ بلاشبہ ISO 9001:2015 کے نظام کیوجہ سے حکومتی اداروں میں کام کے معیار میں بہتری آئے گی اور عوام کو بہترین سہولیات میسر ہوں گی۔

خیر اندیش سید رضا اللہ شاہ

فرمان الٰہی

پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشا اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

سورۂ جمعہ

فرمان رسول ﷺ

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا

جس شخص پر تنگدستی مسلط ہو جائے وہ مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھے اس لئے کے دُرود شریف تنگدستی کو ختم کر کے کثرت رزق اور حاجات کو پورا کرنے کا باعث ہے۔

قائداعظم محمد علی جناح کا فرمان ہے

اگر ہم اس عظیم مملکت پاکستان کو خوش اور خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی پوری توجہ لوگوں بالخصوص غریب طبقے کی فلاح و بہبود پر مرکوز کرنی پڑے گی۔

اقوال زریں

مجھے وہ لوگ اچھے لگتے ہیں جو زندگیوں کی تلخیوں کی وجہ سے خود تلخ نہیں ہوتے، جو ہمیشہ مسکراتے رہتے ہیں، ہلکے پھلکے انداز میں بات کہتے ہیں۔ اور سنتے ہیں۔ یقین جانئے زندگی انہی لوگوں کی وجہ سے خوبصورت اور جینے کے قابل ہے۔

Track International

Training Courses:-

1. ISO 9001:2015
2. ISO 13485:2016
3. ISO 22000:2005
4. ISO14001:2015
5. OHSAS 18001
6. ISO 31000
7. GREEN PRODUCTIVITY
8. SEDEX

Track International
Contact: TRACK INTERNATIONAL
Cell No.: 0321-6143574
Email Id: trackintl@gmail.com

سوال: آپ کے خیال میں تحقیق اور پائیدار ترقی میں کیا تعلق ہے؟

ڈاکٹر زرین فاطمہ رضوی ایسوسی ایٹ
پروفیسر باٹنی، سابقہ ڈائریکٹر (ORIC)
جی سی وومین یونیورسٹی سیالکوٹ

تحقیق اور پائیدار ترقی کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ تحقیق کو تعلیم کی بنیادی اکائی تصور کیا جاتا ہے، جس کی بدولت نہ صرف شعبہ تعلیم کی صورت حال بہتر بنائی جا سکتی ہے بلکہ طلباء کے تربیتی عمل کو بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں تحقیق کو پائیدار ترقی کیلئے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اگر غیر ملکی یونیورسٹیز پر غور کیا جائے تو وہاں باقائدہ طور پر تحقیق کا شعبہ موجود ہوتا ہے، جو نہ صرف شعبہ تعلیم بلکہ ملکی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے اور اگر ہم بھی ترقی یافتہ ممالک کی دوڑ میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو پھر تعلیم و تحقیق کے شعبہ پر خاص توجہ دینی ہوگی۔

تحقیق اور مطالعہ ایک ایسا عمل ہے جس سے معاشرے میں ارتقاء اور تبدیلی کے عمل کو مہمیز ملتی ہے، بالخصوص تحقیق کو کلیدی اہمیت حاصل ہے، جس کے باعث ایک منصوبہ بندی اور کسی بھی ریاست کی باگ دوڑ کو بہتر سے بہتر انداز میں چلایا جا سکتا ہے۔ تحقیق نت نئے علوم وفنون کی تخلیق اور علم و دانش کے حصول کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ اسے پیداواری اور اقتصادی نمو کیلئے ایک محرک کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلسل اور لگاتار سائنسی محاصل ہی سماجی اور اقتصادی، معاشی اور پائیدار ترقی کا واحد حل ہیں۔ اور اس ضمن میں صنعتی اداروں اور اور سماج کی تعلیمی و تدریسی معاملات میں شمولیت اور مقامی مسائل سے ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔ جس سے معاشرہ میں جدت کا نظام جنم لیتا ہے اور یہی جدت طرازی اور اختراج کا ایک مربوط نظام کسی جامعہ کی پیداواری مصنوعات کی تجارت اور معاشی ترقی و نمو میں بہتری لانے کیلئے طریق کار اور بنیادی محرکات کی راہ متعین کر سکتا ہے۔

اسد علی ایکسپرٹس کنسلٹنٹس

تحقیق بنیادی طور پر کسی بھی چیز کے حقائق پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے مخصوص نتائج کو حاصل کرنے کا عمل ہے جبکہ تحقیق سے حاصل کیئے گئے نتائج کو مختلف مراحل سے گزارتے ہوئے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کرنا پائیدار ترقی کہلاتا ہے۔ ہم ان دونوں کے درمیان تعلق کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اگر ہم تحقیق کے عمل کو نظر انداز کرتے ہوئے مطلوبہ مقاصد کے حصول کی کوشش کریں تو وہ یقیناً ایسے ہی ہے جیسے بغیر دھاگے سے کپڑا بنانا، تو مطلب یہ کہ تحقیق اور پائیدار ترقی کا آپس میں گہرا اور واضح تعلق ہے۔

دنیا میں جتنی بھی قوموں نے ترقی کی ہے انہوں نے مطلوبہ نتائج یا مقاصد کے حصول کیلئے تحقیق کو تمام عوامل کی اکائی تصور کرتے ہوئے اس پر نہ صرف کام کیا ہے بلکہ عملدرآمد بھی کیا ہے۔ اور واضح رہے کہ ہمیں بہت سی قومیں تاریخ کے اوراق میں ایسی بھی نظر آتی ہیں جو تحقیق کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے زوال پذیر ہوئی ہیں، درحقیقت کوئی بھی قوم، معاشرہ یا کاروباری ادارہ بغیر تحقیق کے پائیدار ترقی کا ضامن نہیں ہو سکتا کیونکہ آگے بڑھتی دنیا، نت نئی ٹیکنالوجی و کسی بھی لحاظ کی جدت و اختراج ہی پائیدار ترقی کا سبب بنتی ہے جو کہ تحقیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جب میں موجودہ دور میں اپنے معاشرے کے رہنے والے لوگوں کی تحقیق کے بارے میں عدم دلچسپی اور بغیر اسکے پائیدار ترقی کی خواہش دیکھتا ہوں تو مجھے واضح ہو جاتا ہے کہ بحیثیت قوم ہم کیوں پیچھے رہ گئے اور کیوں آگے نہیں بڑھ پا رہے جیسے شاعر کیا خوب لکھتا ہے:

وہ میرا عروج کمال تھا : یہ زوال کتنا عجیب ہے

محمد اقبال منیری
شعبہ اُردو معہ (مطالعہ پاکستان و اسلامیات)
سی پی کالج آف کامرس

تحقیق ہی تو درحقیقت پائیدار ترقی کی ضامن ہے۔ بلکہ یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ تحقیق کے بغیر مستقل کامیابی یعنی پائیدار ترقی کا حصول ناممکن ہے۔ آج کا جدید دور ایک ہی دن میں معرض وجود میں نہیں آ گیا اس کے پیچھے بھی تو صدیوں پر محیط تحقیق اور ارتقاء کا عمل شامل ہے۔ تحقیق کے عمل کا تمام شعبہ ہائے زندگی میں آزادانہ اور منصفانہ ہونا بھی ضروری ہے تا کہ بامعنی اور قابل فہم نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ بہر حال کسی بھی شعبے کے حوالے سے تحقیق کا حتمی اور مکمل ہو پانا ناممکن سی بات ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پھر تو ارتقاء کا عمل ہی رک جائے گا۔ جی ہاں بالکل! یہ تحقیق ہی تو ہے جو حضرت انسان کو سوچنے اور نت نئی ایجادات کے لیے راستے ہموار کرتی ہے۔

تحقیق اور پائیدار ترقی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ دونوں لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کر دیا جائے تو ثمرات پائیدار اور مستقل نہیں ہوں گے۔ نتیجہ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا کرے گا۔ پائیدار ترقی کا انحصار تحقیق میں شامل عناصر پر بھی ہے۔ ایسے افراد کا انتخاب کیا جانا چاہیے جو متعلقہ شعبے میں مکمل مہارت اور تجربہ رکھتے ہوں اور نیک نیتی سے دیئے گئے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں تا کہ مطلوبہ نتائج من وعن حاصل کیے جا سکیں۔ علاوہ ازیں اس کی پائیدار ترقی کے بعد ارتقاء کے عمل کی گنجائش باقی رہنی چاہئے۔ حقیقت میں پائیدار ترقی کا دوسرا نام ارتقائی عمل ہی تو ہے۔ جسے کھلے ذہن اور دل کے ساتھ ارباب اختیار کو قبول کرنا چاہئے۔

محمد ذین عالمگیر

تحقیق کے بغیر ٹیکنالوجی اور ہنر میں اضافہ ممکن نہیں، تحقیق افراد کے علم، ہنر اور صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بہترین کاروباری ادارے تحقیق پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ تحقیق کے بغیر افراد کی صلاحیتوں کو نکھارنا ناممکن ہے۔ جدت و پائیدار ترقی کا دارومدار تحقیق پر ہے۔

جو اقوام تحقیق کو اپنا شعار بنا لیتی ہیں وہ ترقی کی بقاء کو یقینی بنا سکتی ہیں۔

سال2019اور پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122سیالکوٹ

سیدکمال عابد
ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر سیالکوٹ

*سیالکوٹ: () تفصیلات کے مطابق ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 سیالکوٹ کنٹرول روم کے اعداد وشمار کے مطابق ریسکیو1122 نے سال2019 میں اپنے سات منٹ اوسط ریسپانس ٹائم کو برقرار رکھتے ہوئے **18565** ریسکیو آپریشن کے دوران **19513** ایمرجنسی متاثرین کو بروقت مدد فراہم کیں۔ جن میں 7850 کال ٹریفک حادثات،7516 میڈیکل ایمرجنسی،746 آگ لگنے کے واقعات ، 0 8 4 جرائم کی وقعات، 8 1 عمارات منہدم ہونے کے واقعات، 6 8 پانی میں ڈوبنے کے واقعات، 0 4 مختلف قسم کے دھماکوں کے واقعات اور1865 دیگر ریسکیو آپریشن شامل ہیں جن پر ریسکیو1122 نے برقت ریسپانڈ کیا۔مزید یہ کہ19513 سے ذائد مریضوں میں سے 4507 مریضوں کو موقع پر ابتدائی طبی امداد دی گئی اور14413 مریضوں کو بروقت ہسپتال شفٹ کیا گیا۔ایمرجنسی سروس ریسکیو1122 سیالکوٹ نے746 آگ کے حادثات میں بروقت رسپانس کر کے عوام کو جانی اور مالی نقصان سے بچایا ۔ریسکیو1122 سیالکوٹ نے **پیشنٹ ٹرانسفر سروس** کے تحت ایک ہسپتال سے دوسرے اپ گریڈڈ ہسپتال میں 2731 مریضوں کو شفٹ کیا۔

ریسکیو 2 2 1 1 سیالکوٹ کی کمیونٹی ٹیم نے گزشتہ سال2019 میں **کمیونٹی سیفٹی پروگرامز** کے تحت ضلع بھر کی یونین کونسلز میں بیسک لائف سپورٹ اور فائر سیفٹی کے کورسز کروائے اور25000 سے ذائد لوگوں کو ریسکیو محافظ کے طور پر رجسٹرڈ کیا گیا اور ہر گھر میں فرسٹ ایڈر"* مہم کے تحت رجسٹر داور فرسٹ ایڈ کی تربیت فراہم کی جس میں تمام شرکاء کو زندگی بچانے کی عملی مہارتیں سیکھائی گئی۔اس پرگرام کے تحت ریسکیو 1122 سیالکوٹ کو سال 2019 میں 23000 افراد کو رجسٹر اور ٹریننگ دینے کے ہدایات دی گئی تھی جو کہ کمیونٹی ٹیم نے 1 8 3 ٹریننگ سیشن میں25000 سے ذائد افراد کو رجسٹرڈ اور ٹریننگ کر کے کامیابی سے مکمل کر لیا۔ان عملی مہارتوں میں دل اور پھیپھڑوں کے عمل کو مصنوعی طریقے سے بحال کرنا، دوران ایمرجنسی خون کے بہاؤ کو روکنا، سانس کے رستے میں بیرونی رکاوٹ کو نکالنا اور دیگر اہم مہارتیں سیکھائی گئی۔

یہ ٹریننگ پروگرامز سیالکوٹ میں سرکاری ونجی تعلیمی اداروں ، صنعتی اداروں، سرکاری اداروں، کاروباری مراکز، کارخانوں اور فیکٹریوں میں کروائے گئے تاکہ اپنے شہر کو تربیت یافتہ بنانے کا خواب پورا کیا جا سکے۔جس پر سید کمال عابد نے ٹیم کی کاوشوں کو سراہا اور تمام سٹاف کو ہدف کامیابی سے مکمل کرنے پر شاباش دی۔

ریسکیو 1122 ہیڈکوارٹرز لاہور میں ہونے والے **نیشنل ریسپانس ایکسر سائز2019** میں ریسکیو 1122 سیالکوٹ کی ٹیم اور جی سی ومن یونیورسٹی کی ٹیم نے شرکت کی جس میں پنجاب بھر سے 39 سے ذائد ٹیموں نے حصہ لیا اس نیشنل ریسپانس ایکسر سائز میں کمیونٹی ایمرجنسی ریسپانس ٹیم جی سی ومن یونیورسٹی نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔

ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر سید کمال عابد کا کہنا تھا کہ ریسکیو1122 کسی بھی ایمرجنسی یا سانحہ سے نمٹنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے اور ریسکیو1122 عوام کا ادارہ ہے اور عوام کی فلاح کے لیے کام جاری رکھیں گے اور اس بات پر زور دیا کہ معزز شہری 1122 پر غیر ضروری کالز کرنے سے اجتناب کریں اور صرف ایمرجنسی کی صورت میں1122 ڈائل کریں۔

ڈپٹی کمشنر سید بلال حیدر اور ڈاکٹر عمر شیر چھٹہ نے بھی ریسکیو1122 کچہری اسٹیشن کا دورہ کیا اس دوران نہوں نے ریسکیو اسٹیشن میں مختلف شعبہ جات کے دفاتر، ریسکیو کنٹرول روم، ریپیر اینڈ میٹینینس ورکشاپ، واٹر اینڈ فلڈ ریسکیو سٹور، ریسکیو وہیکل، فائر وہیکلرز اور ایمبولینسوں کا معائنہ کیا۔اس دوران ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر سید کمال عابد نے ان کو انتظامی اور اپریشن امور پر بریفنگ دی جس پر انہوں نے ریسکیو 1122 کی پیشہ وارانہ تیاریوں پر اطمینان کا اظہار کیا۔

سیالکوٹ کے موجودہ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کیپٹن (ر) مستنصر فیروز نے بھی پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو1122 کچہری اسٹیشن کا دورہ کیا۔ انہوں نے ٹریفک پولیس کے زیر اہتمام ڈرائیونگ کورس میں ریسکیو1122 کی روڈ سیفٹی، ابتدائی طبی امداد اور بیسک لائف سپورٹ کی تربیتی پروگرام کو سراہا اور آئندہ مزید بہتری کی امید کا اظہار کیا۔

پاکستان کے 72ویں یوم آزادی کے دن کے موقعہ پر ضلعی انتظامیہ کے زیر اہتمام گریس مارکی کینٹ میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی جس میں ضلع سیالکوٹ کے سرکاری محکموں میں بہترین کارکردگی کے حامل اہلکاروں کو **شاہین سیالکوٹ ایوارڈ** دیے گئے۔ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ سید بلال حیدر اور ڈی پی او سیالکوٹ کیپٹن (ر) مستنصر فیروز نے یوم آزادی کے موقعہ پر1122 کے اہلکار شاہد سلیم (FDR) کی حوصلہ آفزائی کرتے ہوئے شاہین سیالکوٹ ایوارڈ سے نوازا۔

گزشتہ سال2019 میں ضلع سیالکوٹ میں تین نئے **ریسکیو اسٹیشن کا افتتاح** کیا گیا جن میں تحصیل ڈسکہ اور سمبڑیال کے ساتھ تحصیل پسرور کے گاوں لبے شامل ہے تاکہ عوام کو بہتر اور موثر ریسکیو سروسز فراہم کی جا سکے۔فارورڈ سپورٹس ساہوالہ میں انٹرنیشنل فائیر فائٹر ڈے کے موقع پر فرضی مشق کی گئی جس کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایمرجنسی افیسر سید کمال عابد کی ۔فرضی مشق میں فارورڈ سپورٹس کی انٹرنل فائیر فائیٹنگ ٹیم ،ریسکیو وارڈنز اور ریسکیو1122 سیالکوٹ کی ٹیموں نے پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کیا۔ بعدازں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ریسکیو راور ریسکیو وارڈن کی حوصلہ آفزائی کیلئے انعات سے نواز گیا۔

ہر سال کی طرح ریسکیو 1122 ہیڈکوارٹرز لاہور میں سالانہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے حوالے سے ہونے والی میٹینگ ہوئی جس کی صدارت بانی ڈائریکٹر جنرل پنجاب ایمرجنسی سروس ڈاکٹر رضوان نصیر (ستارہ امتیاز) نے کی جس میں ضلع سیالکوٹ ایمرجنسی گاڑیوں کے مرمت کی لاگت میں کمی کے حوالے سے پنجاب بھر میں پہلے نمبر پر رہا

سنٹرل ریسکیو اسٹیشن کچہری روڈ میں تمام افسران کے اعزاز میں ایک **Wall Of Honor** بنائی گئی جس پر تمام موجودہ اور گزشتہ افسران کی تصاویر لگائی گئی تاکہ ان کی خدمات کو سراہا جا سکے۔

ریسکیورز کے جسمانی صحت کو بہتر رکھنے کے لیے سپورٹس گالا اور ماہانہ فیزیکل ٹیسٹ بھی لیے گئے تاکہ تمام راہلکاروں کو جسمانی طور پر فٹ رکھا جا سکے اس کے ساتھ ساتھ سنٹرل ریسکیو اسٹیشن کچہری روڈ پر ریسکیورز کے لیے میس سسٹم متعارف کرایا گیا تاکہ ڈیوٹی کے دوران ریسکیورز کو کھانے پینے کے دشواری نہ ہو اور ہوٹلوں کے تیز مرچ مصالحہ جات کے والے کھانوں سے اپنے اہلکاروں کو بچایا جا سکے۔

سال2019 میں ریسکو1122 سیالکوٹ نے اںک انتہائی اہم قدم اٹھایا جس میں ایک عمرہ کمیٹی شروع کی گئی اس کمیٹی میں120 ممبر ریسکیو اہلکار شامل ہیں اور ہر ماہ ایک خوش نصیب کو عمرہ کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

کام سے عشق مگر کیسے

Earn Leisure By Converting Your Passion To Livelihood

1960 کی دہائی میں ممبئی میں رام گوپال کا ریفریجٹر کا کاروبار تھا جس کی کمپنی کا نام kapsin تھا۔انہوں نے چاہا کہ اس کے بزنس کے لیے کوئی منفرد اور متاثر کُن سلوگن تیار کرے۔اس مقصد کے لیے انہوں نے اخبارات میں اشتہار دیا۔کافی لوگوں نے اپنا آئیڈیا پیش کیا مگر رام گوپال صاحب کو کوئی منفرد، اچھوتا اور متاثر کن سلوگن اپنی کمپنی کے لیے چاہیئے تھا اور اسی جستجو میں چھ ماہ گزر گئے۔آخر کار ایک رات وہ خواب میں دیکھتے ہیں کہ باغ میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے جو بارش کی بوندیں اُن کے چہرے پر پڑ رہی ہیں۔ہوا کی خنکی جسم سے ہو کر گزر رہی ہے پرندے اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں بے ساختہ رام گوپال کے منہ سے نکلتا ہے کہ What a Weather (کیا خوبصورت موسم ہے) فوراً اِن کی آنکھ کھل گئی۔انہوں نے اپنا جواب پالیا قدرت نے اُن کی رہنمائی کی اور اُس نے اپنی کمپنی کا سلوگن Kapsin the weather master تیار کرلیا۔ یہ کیوں کر ہوا قدرت نے اُن کی کس طرح رہنمائی کی؟ وہ اپنے مقصد کے ساتھ اس قدر مخلص تھے کہ اُن کا conscious اور sub conscious ایک ہی پیج پر اور ایک ہی سمت میں محوِ عمل تھے لہذا وہ اپنے مقصد میں سرخرو ٹھہرے۔

جب آپ لگن، محنت اور ایمانداری سے اپنے کام میں لگے ہوتے ہیں اور آپ کو اپنا مقصد واضح ہوتا ہے جس کے لیے آپ مسلسل کوشش کرتے ہیں تو معجزے ہوتے ہیں قدرت آپ کی رہنمائی کرتی ہے اور آخر کار آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں When you are determined and have clear goal, miracles will happen'' ایک اردو رائٹر کی کتاب جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ''نیک نیت انسان زیادہ دیر تک بدقسمت نہیں رہ سکتا''۔آخر کار جس کی نیت نیک ہوتی ہے، جو جھکا ہوتا ہے جو دوسروں کے لیے باعث نفع ہو وہ آخر کار کامیاب ہو گا وہ اپنا مقصد حاصل کر لے گا۔دیر ہو سکتی ہے لیکن با مقصد انسان اپنے کام میں خوشی حاصل کرتا ہے وہ اپنی صلاحتوں کو پوری ایمانداری کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول کے لیے سرف کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیتا ہے اور معجزے اُسی کے انتظار میں ہوتے ہیں۔اس سارے کام کے لیے آپکو مسلسل محنت اور خاص طور پر نیک نیتی کے ساتھ عمل پیرا ہونا ہوگا۔جس کے لیے حضرت اقبال نے فرمایا :

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی

معروف پینٹر صادقین اس قدر اپنے کام میں مگن ہوتے کہ کئی کئی روز نا شیو بناتے اور نا کپڑے بدلتے ،لوگ ان کو بھکاری سمجھ کر بھیک دے جاتے۔یہ انسان وہ ہوتے ہیں جو صرف اپنے کام میں خوشی تلاش کر لیتے ہیں۔انہیں اپنا کام ہی حقیقی خوشی دیتا ہے جو انہیں دنیا سے بیگانہ کرتا ہے۔اور پھر کارنامہ اور معجزے ہوتے ہیں اور ماسٹر پیس تیار ہوتے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بھی کارنامہ سرانجام دیں تو اپنے کام میں خوشی ڈھونڈیں جو بھی کام کریں وہ آپ دل سے کریں۔مجھے مشتاق یوسفی صاحب کا وہ فقرہ نہیں بھولتا ''دنیا میں سب سے بڑی عیاشی یہ ہے کہ آپ کا شوق آپ کا ذریعہ معاش بن جائے''۔۔۔ خدا آپکو آسانیاں عطا کرے اور آسانیاں بانٹنے کا شرف بخشے۔ آمین

آپ کا خیر اندیش
یاسر ریاض گیلانی (PHD سکالر)
Organization Psychologist/Safety Professional
Life Coach and motivation Speaker

سعد ارسلان

نہ طلبِ علومِ جدید و نہ حاجتِ دانش
بردر بارِ تو میکنم یک گزارش

کہ فقط تو رسیدی بانعرہ؟ پرورش
و پسِ گل داری نمرودانہ آتش

ادعا میکنی کہ تو ہستی نظیرِ زیبایش
واین کہ مکانت آراستہ بازیبایش

عطا کردی ملتِ ما را فتنہ و شورش
باخوبی دانی کہ ممکن نیست علاجِ آلایش

مبتلا کردی قومِ ہند را در ہزارہا آزمایش
باز رہند کردی در یورپ نمود و نمایش

بالتحقیق
Join Us:
Visit Our Website
www.bitehqeed.com
Join us as a Volunteer Researcher

PERAPOLE
Perpetual Profit
Promote your Business in international market
Be a member of our fast growing portal en.perapole .com

خواتین کی مثبت سرگرمیاں

تحریر: عبدالمنان چیمہ پی ایچ ڈی سکالر

معاشرے کی تشکیل اور انسانیت کی تعمیر و تکمیل میں خواتین کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اسلام میں بحیثیت انسان مرد اور عورت میں کوئی تفریق و تمیز نہیں ہے البتہ جسمانی صلاحیت و لیاقت کے لحاظ سے دونوں کا دائرہ کار الگ الگ ہے۔اسلام میں بلند درجہ پر فائز ہونے کے لئے کسی کا مرد یا عورت ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ اس کا معیار ایمان،تقویٰ اور اعلیٰ کردار ہے۔بعض اوقات صنفِ نازک اپنی ذکاوت و فقاہت کے بل بوتے پر مردوں سے فائق و برتر ہو جاتی ہے۔مستند اور صیح تعلیماتِ اسلامی سے عدم واقفیت،کم علمی اور سطحیت کی بنا پر بے بنیاد اعتراضات و الزامات عائد کئے جاتے ہیں کہ اسلام میں خواتین کا درجہ پست ہے۔ دورِ حاضر میں اسلامی روح کے عین مطابق خواتین کا ادب و احترام خال خال ہی دکھائی دیتا ہے۔مغرب میں خواتین کو مثبت اور منفی سرگرمیاں سرانجام دینے کی مدر پدر آزادی حاصل ہے۔اس تناظر میں یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا خواتین اسلامی معاشرے میں مثبت سرگرمیاں سرنجام دے سکتی ہیں؟

اسلام نے خواتین کی تعلیم و تحقیق کی اس وقت حوصلہ افزائی فرمائی جب تعلیمِ نسواں کا تصور تک نہ تھا۔سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت ایک خاتون یعنی حضرت خدیجہؓ کو حاصل ہوئی۔یہی وجہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ حضرت خدیجہؓ کے لئے سلام لے کر آتے تھے۔

نیک سیرت خاتون دنیا کی سب سے قیمتی نعمت ہے۔) صیح مسلم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ پر ایمان اور دین کی سمجھ کے بعد دنیا کی سب سے بڑی بھلائی صالحہ شریکِ حیات ہے۔حکیم لقمانؒ فرماتے ہیں: صالحہ زوجہ قدرت کا انمول تحفہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے،یہ جسم و روح کی تسکین کا باعث ہے۔

سیرتِ عائشہؓ علم و ادب کا خزانہ اور تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کا استعارہ ہے۔بسا اوقات جلیل القدر صحابہ کرامؓ اپنے پچیدہ مسائل کے حل کے لئے حضرت عائشہؓ سے رجوع فرمایا کرتے تھے۔قرون اولیٰ نے خواتین کی تعلیم و تربیت میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔امام مالکؒ کی بیٹی فاطمہ نے "موطا" کو زبانی یاد کر لیا اور حدیث کی راویہ بن گئیں جبکہ ان کا بیٹا ایسا نہ کر سکا۔

معروف تابعیہ حفصہ بنت سیرینؒ (101ھ) اعلیٰ پایہ کی محدثہ،فقیہہ اور قاریہ تھیں،ان کے بھائی محمد بن سیرینؒ مشکل دینی مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے۔بعض اہل علم حضرت حفصہ بنت سیرینؒ کے علمی مقام و مرتبے کو حضرت حسن بصریؒ اور حضرت محمد بن سیرینؒ جیسے کبار اہل علم و دانش پر فوقیت و ترجیح دیتے تھے۔

روایتِ حدیث میں حیرت انگیز طور پر ایک بھی عورت ضعف کی وجہ سے متروک نہیں ہے۔علامہ سخاویؒ نے اپنی تالیف میں شیخات و فقیہات 1070 کا تذکرہ کیا ہے۔محترمہ نائلہ صبری نے اپنی تالیف "کواکب النساء" میں 500 عالمہ و فاضلہ خواتین کا تذکرہ کیا ہے۔ ڈاکٹر اکرم ندوی نے اپنی تالیف "محدثات" میں دس ہزار محدثات کا تذکرہ کیا ہے۔اسلاف کی خواتین علمی پیاس بجھانے کے لئے دور دراز دانش گاہوں کا سفر کیا کرتی تھیں اور مرد اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے میں عار محسوس نہیں کرتی تھیں۔امام ابن تیمیہؒ کی ہونہار شاگردہ "فاطمہ بغدادیہؒ" کو فقہی و دینی مسائل میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ام درداءؒ شام کی محدثہ تھیں،خلیفہ عبدالملک سمیت مردوں کی کثیر تعداد ان کے درس میں بیٹھا کرتے تھے۔امام زہریؒ ،علامہ ذہبیؒ،علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ جیسے بلند مرتبہ اکابر نے خواتین اساتذہ سے علمی و دینی استفادہ کیا اور اپنی تالیفات و تصانیف میں اپنی خواتین اساتذہ کی قدر و منزلت کا اعتراف و اقرار بھی کیا۔امام شافعیؒ نے ایک خاتون سیدہ نفیسہؒ سے علم حاصل کیا تھا۔

حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ دورِ حاضر میں خواتین کے درس و تدریس کے جواز اور عدم جواز پر بحث و مباحثہ جاری ہے۔تاریخ کے عمیق مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی صدیوں میں خواتین مساجد،مدارس،باغات اور دیگر مقامات پر تدریسی مسند پر بیٹھا کرتی تھیں اور ان سے علمی و دینی استفادہ کرنے والوں میں نہ صرف خواتین بلکہ مرد بھی شامل ہوتے تھے۔مسجد حرام،مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں خواتین باقاعدہ علمی مجالس و محافل کا انعقاد کرتی تھیں. قرون اولیٰ کی خواتین کیشعری ادب سے سنجیدگی،مقصدیت اور وفا داری و ہمدردی کی جھلک نظر آتی ہے اور ان کے اشعار سے درد مندی،قدر دانی اور عالی حوصلگی ٹپکتی ہے،محبت و عشق کا مضمون ان میں کم پایا جاتا ہے۔

آیتِ قرآنی (احزاب: 59) کی رو سے خواتین مثبت سرگرمیوں کی خاطر گھر سے باہر نکل سکتی ہیں کیونکہ کسی عوامی مقام پر ہی گھونگٹ نکالنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے جبکہ گھر میں تو گھونگٹ نکالنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔صیح بخاری میں ہے:"قَدْ أَذِنَ اللَّہُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ (حدیث نمبر 5237) مذکورہ روایت کے مطابق اپنی ضروریات و حاجات اور ملازمت و کاروبار کے سلسلے میں اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہیں۔

احادیث مبارکہ کے مطابق بیٹی کی پیدائش خوش نصیبی کا استعارہ ہے جس کی وسعت و منعفت آخرت کی سعادت تک پھیلی ہوئی ہے۔آل عمران کی قدر و منزلت میں اضافہ ایک بیٹی یعنی مریمؑ کی بدولت ہوا۔شرعی اعتبار سے ایک مسلم خاتون اپنا علیحدہ اقتصادی فنڈ رکھ سکتی ہے جس پر اس کے شوہر یا والد کا تسلط نہیں ہو سکتا۔شادی کے بعد اس کے نان و نفقہ اور پوشاک و رہائش کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہوتی ہے اگرچہ خاتون امیر ترین ہو اور مرد معمولی مزدور ہو۔

خواتین غزوات میں مجاہدوں و غازیوں کو پانی پلانے اور زخمیوں کیعلاج و معالجہ میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔جنگ یرموک میں مسلم خواتین نے شجاعت و بہادری کی تاریخ رقم کر دی۔برصغیر میں التمش کی بیٹی رضیہ سلطانہ کی حکومت ہر لحاظ سے مثالی اور قابل ستائش تھی،جبکہ اس کا بیٹا نااہل تھا۔ فائٹر پائلٹ عائشہ فاروق اور مریم مختیار شہید نے جنگی طیارے اڑا کر دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔

عورت کبھی مریمؑ،کبھی کبریٰؓ،کبھی زھراؓ
عورت نے ہر اک دور میں قوموں کو سنبھالا

فحاشی و عریانی اور جنسی بے راہ روی پر اکسانے والے پروگرام دورِ جدید کی دمکتی چمکتی دنیا کا طرہ امتیاز ہیں۔فحاشی و عریانی کی باعث بننے والی محافل میں خواتین کی شرکت منفی سرگرمیاں ہیں۔سورہ (النور:19) کے مطابق مسلم معاشرے میں فحاشی و عریانی پھیلانے پر دردناک عذابِ الہی کی وارننگ ہے۔

نتیجہ بحث یہ ہے کہ مسلم خواتین نے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی صلاحیت و مہارت کا لوہا منوایا ہے۔خواتین شرعی حدود و قیود کے دائرے میں رہتے ہوئے مثبت سرگرمیاں سرانجام دے سکتی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں خواتین کا احترام و اکرام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

تیسرا گھر

تحریر: سہیل رضا ڈوڈھی

عموماً یہ بات سننے کو ملتی ہے کہ گھر انسانوں سے ہوتے ہیں اور انسان وہ جس میں انسانیت ہو، احساس ہو، محبت وخلوص ہو ورنہ وہ انسان نہیں حیوان ہی کہلاتا ہے،اب انسانیت کے لئے سب سے زیادہ تربیت اہم کردارادا کرتی ہیں اورتربیت گھر سے ہوتی ہے، بات وہی کہ گھر انسانوں سے ہوتے ہیں اورانسانیت تربیت سے جڑی ہے، پیدائش سے لے کرموت تک ہم ہمیشہ دوگھروں کی ہی بات کرتے ہیں، پہلاتو وہ جہاں ہم رہتے ہیں وہ مکان بیشک اپنا ہو یا کرائے کا،شادی سے پہلے ہو یا بعد میں،خود بنایا ہو یا وراثت میں ملا ہوہم اسے گھر ہی کہتے ہیں کیوں کہ ہم وہاں رہتے ہیں اس مکان سے جڑی ہر چیز کا ہم سے ایک رشتہ بنا ہوتا ہے،اس کوسنوارتے ہیں اور مزید بہتر کرنے کی کوشش میں پوری زندگی کا سفر طے کرتے جاتے ہیں،وہاں سے ہماری تربیت کا آغاز ہوتا ہے اور وہاں کا ماحول ہی انسان کے انسان بننے کی ابتدا ہوتی ہے،یوں ماں کی گود سے شروع ہونے والا زندگی کا سفر اپنی آخری منزل تک تو پہنچ جاتا ہے مگر انسان انسان بنتا ہے کہ نہیں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے.

پہلے گھر کی تو بات ہوگئی کہ وہ گھر جہاں ہم رہتے ہیں،اب بات کرتے ہیں دوسرے گھر کی،غور کیا جائے کہ ہم اپنے گھر کہ علاوہ کونسی جگہ کو گھر کہتے ہیں وہ ہے ہماری عبادت گاہیں یعنی مسلمانوں کے لئے مسجدیں ایسی جگہ ہیں جس کو ہم اللہ کا گھر کہتے ہیں،اسی طرح غیر مسلم اپنی عبادت گاہوں کو گھر کہتے ہیں جیسے کہ گرجا گھر وغیرہ، دوسرے گھر میں ہمیں اپنے رب سے تعلق جوڑنے میں مدد ملتی ہے . وہ گھر جس کی عزت اور احترام ہم اپنے گھر سے بھی کئی گنا زیادہ کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے،مگر یہاں بھی انسانیت کواس گھر پر فوقیت دی گئے ہے،جیسے کہ ایک مومن کی حرمت کعبہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے،اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک گھر سے دوسرے گھر تک کا سفر کیسا رہتا ہے اور کیا ان دونوں گھروں کہ علاوہ بھی کوئی جگہ ہے جسے ہم قبر میں جانے سے پہلے گھر کہہ سکتے ہیں؟ کیا ہم جہاں کام کرتے ہیں وہ ہمارا گھر ہوسکتا ہے؟ کسی پارک، ہوٹل،ہسپتال یا کوئی اور جگہ جہاں ہم بیشک روزانہ ہی جاتے ہوں ہم اسے گھر نہیں کہتے.

لہذا ابھی تک زندگی میں دو ہی جگہوں کو ہم لوگ گھر کہتے اور سمجھتے آئے ہیں ایک وہ جہاں ہم رہتے ہیں اور ایک وہ جہاں ہم عبادت کرنے جاتے ہیں یعنی اللہ کا گھر۔

چلیں آج ہم اپنے ان دو گھروں میں ایک تیسرا گھر بھی شامل کر لیتے ہیں،اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہماری تربیت یافتہ ہونے اور کرنے میں آسانی پیدا ہوسکتی ہے،اس تیسرے گھر کے بارے میں ہم نے اپنے بچوں کو ویسے ہی بتانا ہے جیسے ہم لوگ اپنے گھر اور مساجد کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ ہمارا گھر ہے اور یہ اللہ کا گھر ہے،ان دو گھروں کہ بعد تیرا گھر متعارف کرواتے ہیں وہ ہے جہاں ہمارے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں،ہم نے اسکولوں، مدرسوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو کبھی اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کو بھی ایسا مقام دیں جو ہمارے بچوں اور جوانوں کو تعلیم دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، یہ تیسرا گھر پہلے دو گھروں کی طرح ہی معتبر ہے،اس کی عزت اور احترام بھی اتنا ہی واجب ہے جتنا کہ باقی دو گھروں کا ہے، جب ہم اپنے اسکولوں، مدرسوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کو بھی گھر کا درجہ دے دیں گے تو ہمارے بچوں کے دل میں دوسرے دو گھروں کی طرح اس تیسرے گھر کی بھی اتنی ہی قدر ہوگی اور اتنا ہی انس ہوگا،ایک تو بچوں اور جوانوں کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ یہ ادارے جہاں ہم تعلیم حاصل کرتے ہیں یہ بھی اپنے گھر اور اللہ کے گھر کی طرح اہم ہیں تو ان میں رہنے والوں یعنی اساتذہ اور ساتھ تعلیم حاصل کرنے والوں کی عزت واحترام بھی اتنا ہی اہم ہے جیتا اپنے گھر میں رہنے والے والدین بہن بھائیوں اور مزید رشتے داروں کا ہے اور مساجد میں علما کا ہے، جب استاد کو ہم روحانی والدین کی حیثیت دیتے ہیں تو اس جگہ کو بھی گھر کی حیثیت دینی ہوگی تا کہ یہ روحانیت کا رشتہ حقیقی رشتے کے برابر کر دیا جائے،اب گھر سے نکل کر گھر جانے کا تصور ہی انسان کی تربیت، روحانیت اور تعلیم کے عمل کو مضبوط بناتا ہے.

بُلبلِ بے تاب

تحریر: ذِی فضل

صُبح کی سیر میرا شوق بھی ہے مجبوری بھی۔کروناوائرس کے خوف نے مُجھ سمیت لوگوں کو گھر میں بند کر دیا ہے۔پارک بھی بند ہیں مگر میں تمام تر احتیاط بُروے کار لاکر ویران کھیتوں اور درختوں کے جھنڈوں کی جانب رُخ کرلیتا ہوں۔مستقبل کی بہاروں کی تعداد میں مسلسل کمی کا اندازہ لگاتے ہوئے میں اس بہار کو بھی کھونا نہیں چاہتا۔فٹ پاتھ پر چلتے ،دائیں بائیں سرسبز وشاداب پارکوں کو نظر انداز کرتے ہوئے چلتے جانا عجیب سا لگتا ہے۔ راہگزر کے اطراف نہایت محنت سے لگائے گئے گل وگلزار کو دادِعیش دیے بغیر گزرنا معیوب سا لگتا ہے۔لہدا کہیں کہیں رُک کر پھُولوں کی مُعطر فضا میں لمحے بھر کا نظارہ بھی ایک خوشگوار احساس ہے۔ناہموار رُاہوں اور پگڈنڈیوں پر ڈگمگاتے ہوئے چلنا پُر مشقت اور تھکن کا باعث بنتا ہے۔مگر درختوں کے جُھنڈ میں پہنچ کر پرندوں کی چہچہاہٹ کسی اعزازی سلامی سے کم نہیں۔جُھنڈ میں شہتوت کی کثیر تعداد ہے جو کے بُلبل کا مرغوب پھل ہے۔میں کچھ دیر ستانے کی غرض سے درخت کے نیچے کھڑا ہو کر شہتوت توڑنے لگا۔میرے ہر روز آنے سے ایک بُلبل تو گویا صُرہی ہوگئی تھی۔میں نے اُسکی نغمہ سرائی کے جواب میں کسی شاعر کا شعر پڑھا۔

آعندلیب مل کر کریں آہ وزاریاں
تو پکار ہائے گل، میں کہوں ہائے دل

مگر اُس کی آواز میں سوز کم اور تڑپ زیادہ لگی ؛میں نے اُسکا مرغوب میوہ توڑا کر کھانے پر اُسکا اظہار ناراضگی سمجھا۔میں نے دلیل پیش کی کہ میں تو نیچے نیچے سے کھا رہا ہوں جبکہ وہ تو چوٹی پر پکا میوہ پسند کرتی ہے۔مگر اُسکا شور بڑھتا چلا گیا۔تب میں نے سوچا شاید درخت پر اُس کا گھونسلا ہے اور وہ مجھ سے خطرہ محسوس کرتے ہوئے سراپا احتجاج ہے۔گھونسلوں میں جھانکنا؛ ہماری بچپن کی شرارت تھی۔مگر بخُدا بُلبل کو اذیت دینا قطعی ارادہ نہ ہوتا بلکہ محض اپنا تجسس تھا؛ یہ جاننے کیلئے کہ کتنے انڈے ہیں؛4 پورے ہوئے کے نہیں؛ بچے نکلے کے نہیں؛ کبھی گونسلے سے جھکڑ کی وجہ سے گر جاتے تو ہم اُٹھا کر واپس گونسلے میں بھی رکھ دیتے۔مگر ہمارا یہ فعل بھی بُلبل کو پسند نہ آتا۔اُسے ہماری ہمدردی پہ بھروسہ تھا نہ ضرورت۔اُسکی اپنے بچوں کیلئے محبت دیکھ کر حیرت ہوتی کہ اتنی تو ہم نے انسان میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔خیر،اب میں بچہ نہیں تھا کہ اُسکے احتجاج کی پرواہ نہ کروں لہدا میں چل دیا۔

ایک چیز نے البتہ مجھے پریشان کیا ہمیں بچپن سے بُلبل کی نغمہ سرائی کا بھی علم تھا اور احتجاج بھری آواز کا بھی ادراک تھا۔مگر آج اُس کی آواز مختلف لگی گویا کچھ اور کہہ رہی ہو۔دوسرے روز میں اُسی مقام پر پہنچا،حسب معمول ٹہلتے ٹہلتے درخت کے نیچے،مگر بُلبل ندارد۔میں شہتوت توڑنے میں مشغول ہوا ہی تھا کہ پھر پہنچ آئی، اُسکی آواز میں احتجاج کی بجائے خوف نمایاں تھا۔میں نے جونہی ہاتھ شہتوت کی ٹہنی کی طرف بڑھایا،جنگلی بھڑوں کا بہت بڑا چھتہ نظر آیا ،جبکہ آس پاس کوئی گھونسلہ نہ تھا۔لرزاں وششدر میں جلدی سے دُور بھاگا۔تب مجھے سمجھ آئی کہ بُلبل چیخ چیخ کر مجھے کیا کہہ رہی تھی۔ہم تو اُسکے لئے ہمیشہ خطرہ بنے رہے،اُس نے ایک پل بھی ہمیں خطرے کے قریب نہ ہونے دِیا۔میں نے واپسی کی راہ لی بہت بھاری قدموں کے ساتھ،شکست خورہ پہلوان کی طرح۔اخلاقی جنگ ہار کر۔

Royalcert International Registrar

Royalcert International Registrar

Our Services

- ISO 9001:2015
- ISO 14001:2015
- ISO 22000:2018
- ISO 13485:2016
- ISO 45001:2018
- HACCP
- HALAL
- CE MARKING

Track International

Contact Details

www.trackintl.com

Email : trackintl007@gmail com

Hello :00923216143574 ,
00923006164428

Track International

OUR SERVICES

- Product Development
- Sourcing Procurement
- Capacity Development & Training
- Pre-Shipment Inspection
- Business Sustainability & Green Productivity
- Authorized Representative
- Project Management
- On Line Selling